# اشاعۃ السنۃ


نمبر ۹ و ۱۰ و ۱۱ جلد ۷

بابت ماہ ذیقعد و ذی الحجہ ۱۳۰۳ھ و محرم ۱۳۰۴ھ مطابق ستمبر اکتوبر نومبر ۱۸۸۶ء


**قیمت** رسالہ و ضمیمہ پیشگی یعنی نوابون و رئیسون سے سالانہ عہ گورنمنٹ اور عام اغنیا سے صہ متوسط اہل وسعت سے ےہ کم وسعت لوگون سے ۱۲ آنے بے وسعت اہل علم سے جو اسکی اشاعت کرین **دعاء خیر**۔

**خط و کتابت** و ارسال زر مہتمم کے پورے نام و خطاب سے حسب نشان ذیل اطلاع ثانی ہونا چاہئے اور بسبیل ارسال زر بجز منی آرڈر یا ہنڈوی اور کوئی ہو ورنہ مہتمم ذمہ دار نہوگا۔ ابو سعید محمد حسین مہتم اشاعۃ السنۃ لاہور محلہ سید مٹھہ

## اشتہار

مدرسہ دبکا ضلع بریلی کے لئے ایک اہلحدیث مدرس کی جو صرف نحو معقول معانی حدیث و تفسیر پڑھانیکی قدرت اور تحریر مین مہارت رکھتا ہو ضرورت ہے [illegible] علاوہ [illegible] سفر خرچ بذمہ مدرسہ ہے اس باب مین خط و کتابت بنام مولوی محمد بن عبد اللہ حسب نشان مذکور ہونا چاہئے۔

(۲) ایک ایسی قسم کے مدرس کی مدرسہ مطلع العلوم میرٹھ مین ضرورت ہے تنخواہ عہ خط و کتابت بنام حافظ عبد الرحمن مہتمم حسب نشان مذکور ہو۔

(۳) ایک لائق شخص کی جو عربی کا سلیس اردو مین ترجمہ کر سکے اور حساب و خطوط نویسی مین خوب ماہر ہو اہتمام مطبع کے لئے ہمکو بھی ضرورت ہے تنخواہ حسب لیاقت عہ یا عہ یا عہ ہو عہدہ کا طالب ہمسے بخط و کتابت ملے۔

(۴) رسالہ مصباح الاولہ (جواب اولہ کاملہ) صرف چند نسخہ و منح الباری فی ترجیح صحیح البخاری ۲ نسخہ اور تحفۃ القاریء صرف ۱۲ نسخے اب ہمارے پاس رہ گئے ہیں جو لوگ انکی خریداری کے شائق ہیں وہ جلدی کرین ورنہ پچھتائینگے۔

بچھپا انگی ایک بھی نہ پائینگے قیمت اول و دوم عہ محصول ۹ آنہ قیمت سوم عہ محصول ۲ ر

### مژدہ

مقدمہ فتح الباری شرح صحیح بخاری جسکی توصیف تعریف سے ہمارا قلم عاجز [illegible] عہ [illegible] محصول [illegible] سید پولند ۳ خط و کتابت بنام مولوی لطف حسین برنشان دہلی پھاٹک حبش خان ہونا چاہئے

### دیگر

ایک رسالہ نہج المصادر مصدر فیوض کی طرز پر مولوی فیض بخش صاحب عظیم آبادی نے تالیف کیا ہے جو (حسب بیان مؤلف) عربی زبان سیکھنے پڑھنے والون کے لئے بہت معین ہے قیمت عہ محصول ۹ خط و کتابت بنام شیخ واجد علی بہ نشان پٹنہ محلہ دہولپورہ ہونا چاہئے

### دیگر

ایک رسالہ امثال مترادفہ جسمین عربی انگریزی فارسی ہندی کے ہم معنی امثال اردو کی گئی ہین ایک لائق ادیب منشی محمد حسین ملازم ریاست پٹیالہ نے تالیف کیا ہے جو ملاحظہ اہل سخن کے لائق ہے قیمت عہ محصول عہ خط و کتابت مؤلف سے حسب نشان بالا ہونا چاہئے۔

## فہرست مضامین

نمبر ۹ و ۱۰ و ۱۱



## اطلاع

یہ نمبر ۹ و ۱۰ و ۱۱ بھی مثل سابق معمولی مقدار سے زیادہ چھپوائی گئی ہین مگر پہلے سے کم اسی نظر سے انکی قیمت پہلے سے کسی قدر زیادہ ہے۔ تینون نمبر کی قیمت عام خریدارون سے آٹھ آنہ اور خاص اہل وسعت سے عہ اور ۵ نسخہ کے خریدار کو ربع قیمت معاف۔

مقامات خرید وہی ہین جو نمبر ۸ مین بتائے گئے لاہود امرتسر لودیانہ پٹیالہ دہلی۔


مصطفائی پریس لاہور مین چھپا

## عذر

## والعذر عند کرام الناس مقبول

ابکی دفعہ بہی رسالہ کے پرچہ مین دیر ہوئی مگر مولف ہمین بوجوہ ذیل معذور ہے -

(۱) دو مہینے تک اپنے بعض اکابر کی تیمارداری میں مصروف رہا -

(۲) اس دفعہ ایک مضمون بہی زیادہ غور طلب تھا -

(۳) بعض کتب کی اصل عبارات کی نقلیں دور سے منگائیں اور دیر میں آئیں -

(۴) کاتب و پرنٹر سے بہت دیر ہوئی -

معہذا میں سب قصور اپنے ذمہ لیتا ہوں اور اپنے خوش معاملہ خریداروں سے معافی کا خواستگار ہوں -

[illegible]

تحقیق و تدقیق اور عقل و نقل کی تطبیق مد نظر ہو ایک خاص وقت پر نکالنا شاید طاقت بشری سے خارج ہو اسپر میں کیا ہوں شاید کوئی مولف محقق و مدقق جو حاطب اللیل کیطرح رطب و یابس کا جامع نہو قادر ہو - کیونکہ آمد خیال و تحقیق با تحقیق اختیاری امر نہیں ہے اور ایسی جمعیت بہی شاید کسی کو نہیں ہوتی کہ ہر وقت ہر ایک کتاب ہر فن کی اسکے زیر دست رہے نظر بران آیندہ بہی اگر وقتاً فوقتاً قصور توقف سرزد ہو تو وہ بہی قابل عفو ہے ع

والعفو عند کرام الخلق محبوب

## نادہندگی کا اخیر علاج

## آخر العلاج الکی

جولائی [illegible] سے ہم نادہند خریداروں کو جگا رہے ہیں تجربہ ہوا ہے کہ کئی حضرات کے نام پہلے بید خطوط روانہ کئے گئے پہر ہر ایک پہر رجسٹرڈ مگر وہ ایسے بہار و صبا ہو چلے ہیں کہ سب بہا گئے اور سبہی ... یہ لوگ غالباً دو فریق میں منقسم ہیں -

ایک فریق تو وہ جنکو خدا کا ایمان کا آخرت کا خوف نہیں ویسے ہی دنیا کی عزت و بدنامی کی بہی پرواہ نہیں انکو ہمارا کچھ لحاظ ہے - فریق دوم وہ جو اگرچہ خوف آخرت سے بے فکر ہیں دنیاوی عزت و بدنامی کا کسیقدر لحاظ رکھتے ہیں اور بظاہر شائستگی لحاظ کا بہی اہتمام کرتے ہیں

فریق اول کا تو ہمنے یہ علاج سوچا ہے کہ انکا پرچہ بند کر دیں اور انکا حساب قیامت پر چہوڑ دیں اور بالفعل انکے مواضع سکونت کے نام درج رسالہ کریں - انکے مواضع سکونت کے نام یہ ہیں - الہ آباد - بہوپال - بہاولپور - ٹانڈہ ضلع مونگیر - شاہ پور تاجپور - تنگی علاقہ ہشت نگر ضلع پشاور - جے پور - جوڑا ضلع ڈہاکہ - حیدر آباد دکن محلہ چنچل گوڑہ - کانپور - گوپال گنج ضلع پرتاب گڈہ اودہ -

[illegible]

ایک مصلحت سے ترک کر دیا ہے وہ آیندہ سہی -

فریق دوم کا پرچہ ہم بند نہیں کر سکتے اس سے ہمکو لحاظ ہے انکا اخیر علاج یہ سمجہ میں آیا ہے کہ انکا پرچہ برابر جاری کریں اور مہینہ یا جب کبہی رسالہ نکلے بذریعہ کارڈ یا ہر ایک خط انکو حساب سے مطلع کیا کریں کہ جناب آپکی ذمہ اسقدر رقم ہو گئی ہے اسکو ادا کریں یا جمع رہنے دیں اسپر انکو کبہی تصفیہ حساب کا خیال آگیا تو یکمشت رقم دیگے ورنہ انکا حساب بہی فریق اول کی ساتہ قیامت پر رہا - اس میں بہی ہمارا فائدہ ہے ایک نہ ایکدن (دنیا یا آخرت میں) انکا حق ملیگا مگر انکا اسمیں صاف نقصان ہے - دنیا میں انکے ہاتہ دینے تو مشکل اور نقصان آخرت پر چہوڑیں تو زیادہ مشکل و موجب خسران و حرمان ہے -

اب انکا اختیار رہا ہے کہ ساتہ فیصلہ کر جائیں جو تہے ایکدن (دنیا میں یا آخرت میں) انکے ہاتہ دینے ہیں

ہمارا اینسخہ ہمارے معاصرین کو (جو اکثر نادہند خریداروں کیطرف سے شاکی رہتے ہیں) پسند آوے تو وہ بہی اسکو عمل میں لاویں اور اسکے شکریہ میں ہمارے اس مضمون کو بعینہ اپنے اخبارونمیں درج کریں اس تفصیل سامی نادہندگان کو جو آیندہ ہم درج رسالہ کرینگے امر مشترک فائدہ کا موجب اور عام عبرت ہدایت کا موجب ہوگا انشاءاللہ تعالی

# مصر
## اور
# تصانیف نواب صاحب بھوپال

بعض متعصب (یا ناواقف وغیر محقق) اخبارون مین ہمنے یہ مضمون دیکھا کہ "نوابصاحب بھوپال امام ابوحنیفہ کی تردید مین کتابین تصنیف کر کے مصر و قسطنطنیہ کے مطابع مین چھپواتے ہین" تو ہمارے منصبی فرض (احقاق حق و ابطال باطل) نے ہمکو اس امر کی تحقیق و تفحص پر آمادہ کیا۔ بعد تحقیق و تفحص متعدد وسائل (خاص و عام) سے ہمکو یہ ثابت و محقق ہوا کہ جسقدر کتب نوابصاحب کی فرمایش سے یا صرف آپ کے لحاظ سے مصر یا قسطنطنیہ[*] مین طبع ہوئی یا زیر طبع ہین انمین سے کم سے کم ایک کتاب بھی ایسی نہین ہے جو امام والا مقام کے رد مین تالیف ہوئی ہو۔

اس [illegible] ان کتب (مطبوعہ مصر یا قسطنطنیہ) کی فہرست [illegible] و معاصرین با انصاف سے انصاف کے طالب ہین اور اس امر کے مستفسر کہ ان کتب مین سے یا خارج از ان ایسی کونسی کتاب ہی جو امام ابوحنیفہ رح کے رد مین تالیف ہوئی ہے ہمارے منصف معاصرین اس قسم کی کوئی کتاب ان کتب مین یا خارج از ان بتا دین تو بذریعہ اپنی اخبارات اُن متعصب یا ناواقف اخبار ونکو

---

[*] نوٹ لائق توجہ گورنمنٹ قسطنطنیہ مین کوئی کتاب نوابصاحب کی فرمایش یا خرچ سے طبع نہین ہوئی۔ ہان مہتمم الجوائب نے خود بلا ایما نوابصاحب اپنی تجارتی فائدہ کیلئے کتاب نمبر ۹ و ۱۰ و ۱۱ چھاپلی ہین۔ ان مصر مین انکی فرمایش سے بقیہ کتب مذکورہ طبع ہوئی ہین جسکا سبب صرف یہ تہا کہ وہان کا غذ عمدہ لگایا جاتا ہے۔ پرنٹ عمدہ ہوتا ہے تصحیح اچھی ہوتی ہے کام مین جلدی عمل مین آتی ہے۔ ولیکن ہمکو ایک خاص وسلت سے معلوم ہوا ہے کہ محرم سنہ ۱۳۰۲ ہجری مطابق نومبر سنہ ۱۸۸۴ء سے نوابصاحب بہوپال نے موجودہ انقلابات و دگرگون حالات اور پولیٹکل خیالات کی نظر سے مصر مین طبع کتب کا سلسلہ و معاملہ بالکل قطع کر دیا ہے بلکہ خط و کتابت تک مہتمم الجوائب کو بھی موقوف کر دیا ہے۔ ہم نوابصاحب کی اس رای و تدبیر کو احتیاط و عاقبت اندیشی پر مبنی سمجھتے ہین اور آپکی ایسی احتیاطون اور دور اندیشیونکیطرف گورنمنٹ کو توجہ دلاتے ہین سابق مین عرابی پاشا کی بغاوت کا نشان مصر مین قایم ہوا تہا تب بھی نواب صاحب بہوپال نے مصر سے خط و کتابت بلکہ عرب لوگونکی آمد و رفت بہوپال سے بند کر دی تہی جسکا بیان پہلے بھی نمبر ۳ جلد ۴ اشاعۃ السنۃ مین یہ بات جتائی گئی ہے اب علاقہ مصر مین بغاوت مستحکم ہو گئی ہے اور لارڈ نارتھ بروک کی پالیسی ناتمام رہی تو نوابصاحب کا مصر سے بے تعلقی (تجارتی معاملات مین کیون نہو) مناسب معلوم ہوئی ہے۔ یہ انکی عاقبت اندیشی و خیر خواہی گورنمنٹ کی دلایل مین

سمجھائین کہ وہ اپنی منصب ریفارمری کو بٹہ نہ لگائین اور اس قسم کی وحشت و تنفر خیز و مفاسد انگیز
مضامین سے اپنی اخبار و نکو بچاوین۔ اور اگر ایسی کوئی کتاب ان مین یا خارج از ان پاوین تو ہمکو اس پر
آگاہ کرین اسپر ہم نواب صاحب بہوپال کیخدمت مین کچہہ ناصحانہ التماس کرینگے اور تابعین امام والا مقام کی
دلشکنی و آزردگی کے مکافات عمل مین لاوینگے۔ وہ فہرست یہہ ہے

فتح الباری شرح صحیح بخاری۔ تفسیر فتح البیان مع تفسیر ابن کثیر۔ نزل الابرار در علم ادعیہ و اذکار
نیل الاوطار شرح منتقی الاخبار خلاصہ اسماء الرجال۔ رسالہ وصایا ابن عربی۔ رسالہ بشارت بر اعمال صالحہ
لقطۃ العجلان در تاریخ۔ بلغہ در علم لغت۔ نشوۃ السکران در علم لوب۔ علم الخفاق در علم اشتقاق
کتاب احکام مستورات۔ الروضۃ الندیہ شرح الدرر البہیۃ۔

تقریب عبارت صفحہ [illegible] کتاب [illegible] گورنمنٹ



مؤید تجویز اشاعۃ السنۃ نمبر ۱۱ جلد ۶

ہرگاہ ان قومون مین سے کسی قوم کی حمایت مین آگئے تو خلافت شاید ہندوستان
مین ہماری حالت کو ناقابل برداشت کر دیسکیگی۔ اور مسلمانون کی شدت عداوت و
مخالفت کے پیمانہ کو ہمارے لئے بہردیگی جسکا نتیجہ مزاحمہای سے ان سازشون مین جکہ ہہ
رہی ہین جو قسطنطنیہ مین اسلام کو مجموعی طور پر برانگیختہ کرنے کے لئے ہورہی ہین۔ لیکن خیر
اب مین اس طرز استدلال سے کنارہ کرتا ہون کیونکہ بہرکیف یہ خیالات خود غرضی پر مبنی
ہین اور نامناسب ہین۔ اصل بات یہ ہے کہ انگلستان کو لازم ہے کہ جو امانت اور خدمت
اُس نے قبول کی ہے یعنی یہ کہ ایشیا کی عمدگیون کو ترقی اور وسعت دیگی نہ یہ کہ اُنکو برباد کریگی
اُس امانت کو نگاہ رکھے اور خدمت کو بجا لاوے۔ اسلام کا برباد کر دینا اُسکے اختیار مین نہیں ہے۔ اور
نہ وہ اسلام سے اپنا تعلق جدا کر سکتی۔ لہذا برائے خدا انگلستان اسلام کی دستگیری کرے اور دلیری کے ساتھ راہ صواب
مین اُسکو ابھارے صرف یہی طریق عمل لائق اور مناسب ہے اور صرف یہی دانشمندی کی بات ہے بلکہ مین اصرار کرتا ہون کہ ایک
پوری صدی تک جہاد کرنیکی بہ نسبت یہی طریقہ زیادہ عقلمندی کا ہے اور زیادہ تر شایان انگلستان ہے

# بقیہ ریویو براہین احمدیہ

## مذہبی نکتہ چینی کی جواب کا بقیہ

(جسمین فریق دوم یعنی لدھیانہ کی مکفرین کا جواب ہے)

اور جب انہی الفاظ سے (یعنی الفاظ آیت نمبر ۵ سے جو بہ صفحہ ۱۷۲ نمبر ۶ رسالہ منقول ہوئے) خدائے تعالے نے انکو مخاطب و ملہم کیا تو ان الفاظ مین (نہ قرآن کی آیت مین) وہ اپنا اور پہلے ولیون کا بیان حال مراد خداوندی سمجھتے ہین چنانچہ صفحہ ۵۰۴ مین کتاب کے ان الفاظ کا ترجمہ ان الفاظ سے [illegible] کی قسم ہے یعنی تجھسے پہلے بھی امت محمدیہ مین کیسے کامل اولیا بھیجے ہین"

اور آیت نمبر ۶ (منجملہ آیات منقولہ صفحہ ۱۷۲) کے قرآن مین تو وہ یہی معنی سمجھتے ہین کہ اسمین آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم مخاطب ہین۔ اور اسمین وحی سے آپ کی وحی رسالت مراد ہے اور جب انہی الفاظ سے خدائے تعالےٰ نے انکو مخاطب فرمایا تو ان الفاظ مین (نہ آیت قرآن مین) وہ اپنے آپکو مخاطب و مراد خداوندی سمجھتے ہین اور **وحی** سے **الہام عام** جو غیر نبی کو بھی ہوتا ہے اور اسپر اطلاق لفظ وحی متعدد آیات مندرجہ حاشیہ وغیرہ

| |
|---|
| و اوحینا الی ام موسی (القصص ع ۱) |
| و اذ اوحیت الی الحواریین (مائدہ ع ۱۵) |

مین پایا جاتا ہے

اور آیت نمبر ۷ کا مخاطب تو وہ آنحضرت کو سمجھتے ہین اور اس **فتح** سے جو اُس آیت مین مذکور ہے فتح مکہ مراد خداوندی جانتے ہین اور جب انہی الفاظ سے خدائے تعالےٰ نے انکو مخاطب فرمایا تو ان الفاظ مین (نہ آیت قرآن مین) وہ فتح سے براہین و دلایل ہے فتح مراد خداوندی قرار دیتے ہین

(اسکی تشریح و تفصیل مولف کی کلام سے رسالہ نمبر ۶ و ۷ مین پولیٹیکل نکتہ چینی کی جواب مین بخوبی ہو چکی ہے)۔

اور آیت **نمبر ۸** کا مخاطب قرآن مین تو وہ آنحضرت ہی کو سمجھتے ہین اور **کوثر** سے اس آیت مین حوض کوثر میدان محشر (جسکا آنحضرت کو وعدہ دیا گیا ہے اور یہ وعدہ آنحضرت کے سوا کسی نبی کو بھی نہین دیا گیا چہ جائے ولی) مراد خداوندی سمجھتے ہین اور جب انہی الفاظ سے خدائے تعالے نے انکو مخاطب فرمایا تو ان مین (نہ آیت قرآن مین) وہ آپنے آپ کو مخاطب سمجھکر کوثر سے وہ **معارف کثیرہ** (جو خدا نے انکو عطا فرمائے ہین) **مراد** خداوندی قرار دیتے چنانچہ بصفحہ ۱۰۵ کتاب ان الفاظ ملہمہ کا ترجمہ وہ ان الفاظ سے کرتے ہین "ہمنے تجھے معارف کثیرہ عطا فرمائے ہین سوا اسکے شکر مین نماز پڑھ اور قربانی دے"

اور آیت **نمبر ۹** مین قرآن مین تو وہ لفظ یا عیسیٰ سے حضرت مسیح علیہ السلام سے خطاب مراد خداوندی سمجھتے ہین اور رفع سے انکا جسم کے ساتھ آسمان کی طرف اٹھایا جانا (جیسا کہ عام مسلمانون کا خیال ہے) اور جب انہی الفاظ سے خدائے تعالے نے انکو مخاطب فرمایا تو ان الفاظ مین (نہ آیت قرآن مین) وہ لفظ **عیسیٰ** سے اپنے آپ کو (اس مناسبت روحانی کی نظر سے جو ان مین اور حضرت مسیح مین پائی جاتی ہے اور وہ بصفحہ ۱۹۰ رسالہ نمبر ۶ مین بیان ہو چکی ہے) **مراد** خداوندی سمجھتے ہین اور رفع سے حجج و براہین سے رفعت۔ اس کی تشریح بھی مولف کے الفاظ سے نمبر ۶ مین بخوبی ہو چکی ہے۔

اور آیت **نمبر ۱۰** مندرجہ قرآن کی نسبت تو وہ یہی اعتقاد رکھتے ہین کہ اس مین **نازل و منزل** بحق سے قرآن مجید ہی **مراد** ہے جو آنحضرت پر اترا ہے اور جب انہی الفاظ سے خدائے تعالے نے انکو مخاطب فرمایا تو ان الفاظ مین (نہ آیت قرآن مین) وہ نازل

و منزل بحق ہے وہ معارف وحقایق اسلام مراد رکھتے ہین جو خدا ے تعالے کی طرف سے انکے دل پر منکشف ہوئے ہین -

انہی معارف وحقایق کا نزول وہ اُس عربی فقرہ مین جسمین **قادیان** کے قریب الہام **نازل ہونے** کا بیان ہے **مراد** خداوندی سمجھتے ہین - نہ قرآن مجید کا نزول جسکا آیت انا انزلناہ مین ذکر ہے - چنانچہ بصفحہ ۴۹۰ کتاب ان الفاظ کا

> انا انزلناہ قریبا من القادیان وبالحق انزلناہ وبالحق نزل

ترجمہ وہ ان الفاظ سے فرماتے ہین - "ہم نے ان نشانون اور عجائبات کو اور نیز اس الہام پُر از معارف وحقایق کو قادیان کے قریب اُتارا ہے اور ضرورت حقہ کے ساتھ اتارا ہے اور بضرورت حقہ اُترا ہے" -

اسمین اگر لفظ **نزول** سے نزول قرآن [illegible] وحی رسالت کا شبہ گذری تو اسکو یون دفع کرسکتا ہے کہ یہ لفظ (نزول) وحی رسالت یا قرآن سے مخصوص نہین ہے بلکہ یہ لفظ بخشش وعطا کے معنون مین بھی آیا ہے - دیکھو خدا ے تعالے نے جو ہمکو مواشی جانور کھانے دودھ پینے سواری کرنیکو عطا فرمائے ہین ان کے عطا کو بھی آیات منقولہ حاشیہ مین اسی لفظ نزول سے تعبیر کیا ہے - چنانچہ ایک آیت مین فرمایا ہے - خدا نے تمہارے لئے آٹھ جوڑے مواشی اُتارے (یعنی عطا فرمائے) ہین - جنکو دوسری آیت مین بکری بھیڑ گائے اونٹ کے جوڑون سے تفسیر کیا ہے - پس ایسا ہی عطا الہام معارف صاحب قادیان کو نزول سے تعبیر فرمایا تو اس سے نزول قرآن و وحی آیات کا شبہ کیونکر پیدا ہوا -

> وانزل لکم من الانعام ثمانیۃ ازواج (زمر ع) ثمانیہ ازواج من الضان اثنین ومن المعز اثنین - (انعام ع)

اور آیت **نمبر ۱۱** مین قرآن مین تو وہ آدم سے **باوا آدم** علیہ السلام اور انکی

زوج سے **اماحوا** اور **بہشت** سے وہ بہشت جسمین حضرت آدم علیہ السلام رہتے تھے **مراد** خداوندی سمجھتے ہین اور جب اہنی الفاظ سے خدا نے انکو مخاطب کیا تو اِن الفاظ مین (نہ قرآن مین) ادم سے وہ اپنے آپکو (اُس مناسبت روحانی کی سبب جو بصفحہ ۴۹۷ کتاب بیان کر چکے ہین اور عنقریب وہ اِس نمبر مین منقول ہوگی) مراد خداوندی قرار دیتے ہین اور زوج سے اپنے اتباع اور رفقا اور بہشت سے دین اسلام جو بہشت کا وسیلہ ہے چنانچہ بصفحہ ۴۹۶ کتاب اِن الفاظ کو اور اِن کے ہم معنی دو فقرے عربی منقولہ حاشیہ اور نقل کر کے اِنکا ترجمہ اِن الفاظ سے فرماتے ہین۔ اے آدم اے مریم اے احمد تو اور جو شخص تیرا تابع اور رفیق ہے جنت مین یعنی نجات حقیقی کے وسائل مین داخل ہوجا۔

> یا مریم اسکن انت وزوجک الجنۃ یا احمد اسکن انت وزوجک الجنۃ (براہین صفحہ ۴۹۶)

**آیت نمبر ۲ و ۳** کا مولف نے ترجمہ نہین کیا اسلیئے ہمنے اِن کے الفاظ سے مراد مولف کی کلام سے نہین بتائی لیکن بقیاس ترجمہ و مراد بقیہ الفاظ آیات یہی یقین کیا جاتا ہے کہ قرآن مجید مین تو وہ لفظ **مدثر** سے آیت نمبر ۲ مین آنحضرت صلعم کو ایسا ہی لفظ **فاصدع** سے آیت نمبر ۳ مین آنحضرت صلعم کو مراد و مخاطب جانتے ہین اور جب اہنی الفاظ سے خدائے تعالےٰ نے انکو مخاطب کیا تو اُن الفاظ مین (نہ آیات قرآن مین) وہ اپنا کسی وقت کپڑا لپیٹ کر لیٹ جانا اور باظہار حق مامور ہونا مراد خداوندی قرار دیتے ہین۔

**ایسا ہی** اِس فقرہ عربی کا جسمین مولف کی نسبت لفظ **اِختر تُک*** (یعنی تجھے مین نے چن لیا) وارد ہے (اور وہ آیت نمبر ۱۱ کے بعد رسالہ نمبر ۶ مین بصفحہ ۱۷۳ منقول ہے) مولف کی کلام سے مطلب ظاہر نہین ہوتا مگر بہ قرینہ اور کلمات مولف کے جنمین صاف تصریح ہے کہ مولف کو پیغمبری کا دعویٰ نہین۔ معلوم ہوتا ہے کہ یہان

*۔ اِس فقرہ مین لفظ وجاہت بہی شائد محل اعتراض ہوگا۔ اسکا جواب صفحہ (۳۱۷) مین آویگا۔ (انشاء اللہ تعالیٰ)

چن لینے سے وحی و رسالت سے چن لینا مراد نہین جو انبیا علیہم السلام سے مخصوص ہے اور متعدد آیات (منقولہ حاشیہ وغیرہ) مین ان کے حق مین استعمال ہوا ہے - بلکہ اس چن لینے سے خاص قرب و **ولایت** سے چن لینا جو انبیا کے سوا اور اصفیا و اولیا مین بھی پایا جاتا ہے - یا عام **ہدایت** اسلام و ایمان سے **چن لینا** (جو گنہگاران اہل ایمان مین بھی موجود ہے) مراد ہے اور ان دونون معنون مین اس لفظ کا استعمال بھی بہت مواضع قران مین پایا گیا ہے - حضرت **مریم** علیہا السلام کے حق مین خدائے تعالے نے فرمایا ہے [illegible] تجھے جہان والون کی عورتون سے چن لیا - حضرت **طالوت** کے حق مین (جبکہ وہ نبی نہین ہوئے تھے) انکے نبی شمویل کا یہ قول قران مین منقول ہے خدائے تعالے نے انکو چن لیا ہے - عام **بنی اسرائیل** کے حق مین خدائے تعالے نے فرمایا ہے ہم نے ان کو علم کے ساتھ جہان والون سے چن لیا - عام **مومنون** کے حق مین فرمایا ہے پھر ہمنے کتاب کا وارث ان لوگون کو کیا جن کو اپنے بندون مین سے چن لیا پھر ان مین سے کئی اپنی جان پر ظلم کرنے والے (گنہگار) ہین کئی نیک و بد مین میانہ رو کئی خدا کی مرضی سے نیکیون مین تیز رو ہین - یہی بڑا فضل ہے -

یا موسی انی اصطفیتک علی الناس برسالاتی (اعراف ع ۱۷)

واصطنعتک لنفسی (طہ ع ۲)

وانہم عندنا لمن المصطفین الاخیار (ص ع ۴)

یا مریم ان الله اصطفٰک (آل عمران ع ۵)

ان الله اصطفاہ علیکم (بقرہ ع ۳۲)

ولقد اخترناہم علی علم علی العالمین (دخان ع ۲)

ثم اورثنا الکتاب الذین اصطفینا من عبادنا فمنہم ظالم لنفسہ ومنہم مقتصد ومنہم سابق بالخیرات باذن الله ذٰلک ہو الفضل الکبیر (فاطر ع ۴)

ان **تمثیلات** مین اِن یازدہ گانہ آیت قرانیہ کی (جو استدلال فریق دوم کی تائید مین نمبر ۳ مین منقول ہوئی تہین) مولف براہین احمدیہ پر نازل ہونے سے مراد کی ایسی **تفصیل** ہوئی ہے جس سے صاف ثابت ہے کہ مولف براہین احمدیہ کو مہبط وحی رسالت و مورد نزول و مخاطب قران ہونے کا دعوے نہین **اور** ان **آیات** وغیرہ عربی فقرات کے جنکے الہام و نزول کا مولف براہین کو دعوے ہے **معانی** ایسے بیان ہوئے ہین جن سے ثابت ہے کہ مولف براہین کو اُن کمالات کے حصول کا ادعا نہین جو انبیا سے مخصوص ہین۔ ایسا ہی اِن سب باقیماندہ آیات قرانیہ کو سمجھنا چاہیے جن کے نزول والہام کا مولف کو دعوے ہے۔

**قران** مین تو وہ اِن آیات کو اِن ہی مواقع اور معانی سے مخصوص سمجھتے ہین جن سے وہ (قرآن یا پہلی کتب الہامیہ مین) مخصوص ہین۔ اپنی شمولیت یا خصوصیت اور اپنے حال کے مناسب کوئی امر مراد خداوندی قرار دیتے ہین تو انہی الفاظ آیات یا فقرات مین جو خداے تعالے نے اس زمانے مین اِن کے خطاب و الہام مین فرمائے ہین جس کو بہ نظر و لحاظ انکی مخاطب کے کوئی قرآن نہین کہہ سکتا اور نہ انکو معانی و مراد کو جنکی مولف نے تشریح کی ہے کوئی خاصہ انبیا سمجھتا ہے۔

**بالجملہ جو اہل اسلام مین قران کہلاتا ہے اِسکے نزول کا مولف کو دعوے نہین ہے** اور نہ اِن کمالات کے حصول کا دعوی

* جو لوگ اِس نکتے کو نہین سمجھتے وہ مولف کے دعوے نزول آیات قرانیہ پر کبھی تو یہ اعتراض کرتے ہین کہ مولف براہین کو مہبط قران ہونے کا دعوی ہے اور کبھی (جب اِن آیات کے وہ معانی جو براہین احمدیہ مین بیان

محمد بخش

ہے جو انبیا سے مخصوص ہین اور نہ معانی آیات قرآنی سے انکو تعرض ہے اور جسکے نزول وحصول کا انکو دعوے ہے اور اسکی تفسیر وتاویل سے انہون نے تعرض کیا ہے وہ بلحاظ مخاطب قران نہین کہلاتا - اور نہ اسکا حصول خاصہ انبیا ہے -

بقیہ حاشیہ صفحہ ۲۶۲

ہوئے اور ہم نے اس کتاب سے سلسلہ وار بذیل آیات مذکورہ نقل کئی ہین پڑھتے یا سنتے ہین) یہہ اعتراض کرتے ہین کہ مولف براہین نے قرآن کی اپنی رائے سے تاویل کی ہے جو تحریف کہلاتی ہے جسکو علماء اسلام نے ناجائز کہا ہے چنانچہ شرح عقائد وغیرہ کتب عقائد و اصول مین لکھا ہے کہ نصوص کتاب وسنت کا ان کے

| النصوص من الکتاب والسنة تحمل علی ظواھرھا مالم یصرف عنہا مانع قطعی   شرح عقاید | ظاہر معانی پر عمل کرنا واجب ہے جب تک کہ کوئی مانع قطعی ظاہر معانی سے نہ پھیرے |
|---|---|

ہمارے اس جواب نے ان دونون اعتراضوں کو دفع کیا اور یہہ ثابت کر دیا ہے کہ جن آیات قرانیہ کے نزول کا مؤلف کو دعوے ہے اور ان کے معانی خلاف ظاہر معانی قران مولف براہین نے بیان کئے ہین وہ اسوقت جبکہ وہ مولف براہین پر القاء یا نازل ہوئے ہین اور اس نظر سے کہ انکا مخاطب وملہم مولف براہین احمدیہ ہے قران نہین کہلاتین - اور جو عام اہل اسلام اور مولف براہین احمدیہ کے نزدیک قران کہلاتا ہے اسکے مہبط ومورد نزول ہونیکا مؤلف کو دعوی نہین اور نہ ان کے معانی مراد سے اسنے کسی وجہ سے تعرض کیا ہے اس جواب سے جو مولوی صاحب امرتسری کا یہہ اعتراض پیدا ہوتا ہے کہ اگر وہ آیات قرآن نہین تو مثل قران ہوئین جو صورت والفاظ مین قران کی برابری ومقابلہ کر سکتی ہین اس سے قرآن کا دعوے بے مثلی وتحدی باطل ہوتا ہے اس کا جواب ابہی متن مین دیا جاتا ہے -

اِسپر **مولوی صاحب امرتسری** (سرگروہ فریق اوّل) کا یہہ **اعتراض** (جو بصفحہ ۲۷۴ نمبر ۶ جلد ۷ مین گزرا) کہ جو آیات غیر نبی کے الہام مین پائی جاتی ہین وہ قران نہین تو صورت و الفاظ مین مثل قران تو ہین - اس سے قران کا **دعوی تحدی و اعجاز ٹوٹتا ہے نہایت تعجب** کا مورث اور کمال افسوس کا **محل** ہے - خدا جانے اس بزرگ کے فہم کو کیا ہو گیا - کہ ایسی باتین اسکی قلم و زبان سے نکلتی ہین - اور **زیادہ تر افسوس** اُن لوگون پر ہے جو صاحب فہم سلیم و حواس مستقیم کہلاتے ہین - اور کسی قدر پڑھے لکھے بھی ہین پہر وہ اپنے سرگروہ (معترض) کی ایسی باتون کو بے سوچ بن سمجھے بسر و چشم قبول کر لیتے ہین - یہہ **سب حضرات** استاذ و شاگرد اتنا **نہین سمجھتے** - کہ ان **آیات** کو جو غیر نبی کے الہام مین پائی جاتی ہین مثل قران کیونکر کہہ سکتے ہین جبکہ وہ بعینہا قران مین موجود ہین - الغرض قران ... تو صرف **اِس نظر** سے ہے کہ اسوقت اِسکا مخاطب و ملہم غیر نبی ہے - حقیقت مین تو یہہ وہی آیات ہین جو قرآن مین موجود ہین اور اِس نظر سے کہ قران مین اِن کے مورد نزول و مخاطب آنحضرت ہین وہ قران کہلاتی ہین - اور ایک **کلام** کو ایک ہی وقت مین مخاطب (یا متکلم) کے لحاظ سے **قران اور غیر قران** کہنا اہل علم کے نزدیک مستبعد و محل اعتراض نہین ہے - اور **کلام*** ہمیشہ مخاطب یا متکلم کے اختلاف سے (باوجودیکہ

* ہماری اِثبات کی تائید سرگروہ فریق اوّل کی کلام مین بھی پائی جاتی ہے - اپ اپنے رسالہ ابطال الہام کے حاشیہ صفحہ ۳۵ مین بجواب اپنے خصم کے (جو قول منافقین "لئن رجعنا الی المدینۃ لیخرجن الاعز منہا الاذل" کے موافق قران نازل ہونیسے جواز الہام آیات نکالتا ہے) - فرماتے ہین "قبل از نزول قران یہہ کلمے اسکو القا ہوئے قران کا الہام اسکو نہین ہوا کیونکہ یہ قران اسوقت نہین ہوا جب وحی رسول اللہ صلعم پر لیکر آیا تب کلام اللہ تھا" اِسمین صاف اقرار ہے کہ پہلے یہ قول جبکہ منافقین نے کہا تھا قران نہ کہلاتا تھا جب حکایت حال منافقین کے ضمن مین اِس کلام کا متکلم خدا ہوا اور قران مین اُترا تب قران کہلایا

اسکے الفاظ و صورت کچھہ نہ بدلی مختلف نام رکھواتا ہے - کبھی ایک کلام جبکہ اسکا متکلم (مشتاق) خدائے تعالے ٹھیرایا جاے کلام رحمانی کہلاتا ہے - کبھی وہی کلام جبکہ اسکا متکلم شیطان یا فرعون ٹھیرایا جاے شیطانی یا فرعونی کلام کہلاتا ہے - اِسکی **تمثیل** مین ہم دو کلام قرآن سے پیش کرتے ہین - قرآن مین ایک یہہ **کلام ابلیس سے** منقول ہے - انا خیر منہ خلقتنی من نار وخلقتہ من طین - اور ایک یہ کلام **فرعون** سے انا ربکم الاعلی - اِن دونون کو اگر یون خیال کرین کہ یہ ابلیس و فرعون کے کہے ہوے ہین (خواہ کسی زبان مین اُنہون نے کہے ہون) تو یہہ کلام **شیطانی و فرعونی** کہلاتے ہین - اور اگر بعینہ اِن دونون کی نسبت یہہ خیال کرین کہ بہ ضمن حکایت ابلیس و فرعون یہہ کلام خدا مین پائے گئے ہین تو یہہ کلام رحمانی اور خدا و قرآن کہلاتے ہین - ایسا ہی



* اِس تقسیم مین اِس بات کی طرف اشارہ ہے کہ گو وہ کلام جو فرعون یا ابلیس نے کہا تھا عربی مین نہ تھا - عربی مین صرف اِسکا ترجمہ قرآن مین ہوا ہے مگر پھر بھی وہ بلحاظ اِس کے کہ اِسکا متکلم (خواہ کسی زبان مین ہو) فرعون یا ابلیس ہے - کلام فرعون یا کلام ابلیس کہلاتا ہے - مگر وہ فریق اول کا حاشیہ صفحہ ۵۳ رسالہ ابطال الہام مین یہہ کہنا کہ کلام فرعون انا ربکم الاعلی عربی مین نہ تہا اِسلیئے وہ قرآن نہین ہوسکتا ہماری بات کے مخالف نہین بلکہ فے الجملہ موافق اور اُسکا موید ہے - ہم بھی یہی کہتے ہین کہ اِس لفظ **انا ربکم الاعلی** کو جب کلام فرعون ٹھہرایا جائے (خواہ وہ کسی زبان مین ہو) قرآن نہین کہا جاتا - یہ لفظ قرآن مین آیا اور خدا نے حکایت حال فرعون مین فرمایا تب قرآن کہلایا گو اِس کی وجہ ہم اور بیان کرتے ہین - اور وہ بزرگ اوّر دجس سے ہم کو انکار نہین -

اختلاف* مخاطب کے سبب اختلاف کلام کو سمجھنا چاہئے ۔ جو کلام خدا ئے تعالےٰ نے آنحضرت کے خطاب مین فرمایا ہے اور وہ ایک کتاب (معروف) مین درج ہوکر مسلمانون مین پڑہا جاتا ہے ۔ وہ قران کہلاتا ہے ۔ وہی کلام اگر کسی غیر نبی کے خطاب مین اور پہلی کتاب (توریت انجیل وغیرہ) مین یا کسی ولی کے الہام مین خدا نے فرمایا ہے تو وہ قران نہین کہلاتا ۔ گو حقیقت مین وہ بعینہ وہی کلام ہے جو قرآن مین پایا جاتا ہے **بالجملہ** یہان بجز ایک کلام دوسرا کلام نہین ہے ۔ جسکو مثل یا نظیر کہا جا سکے ۔

**یہہ بات** معترض کے خیال مین بھی آئی ہے ۔ اور بنا بر علیہ اسنے اعتراض مقابلہ بالمثل سے آنکھ بند کرکے خود یہہ خیال کرلیا یا کسیکو اس خیال پر پایا ہے کہ ان الہامات مین اقتباس بقران پایا جاتا ہے جس پر یہہ اعتراض جڑا ہے کہ اقتباس بقران کو تو فقہانے کفر قرار دیا ہے ۔ ان الہامات مین اقتباس بقران کیون کیا گیا ۔ لیکن اس اعتراض کے وقت بھی اتنا نہ سوچا کہ فقہانے کس اقتباس کنندہ کو کافر کہا ہے ۔ اور یہان اقتباس کنندہ کون ہے ۔

**بزرگ** آدمی فقہا کے نزدیک (آپ کے زعم مین نہ نفس الامر مین) اقتباس کرنے سے کافر ہوتے ہین تو انسان یا مسلمان جو انسان ہوکر کلام خدا سے اقتباس کرتے ہین اور ان **الہامات** مین (اگر اقتباس بہ قران ہے تو) اقتباس بہ قران کرنے **والا خود خدا ہے۔ جو** کبھی کسی فعل سے اور کسی فقیہ کے فتوے سے **کافر** نہین ہوسکتا ۔ اور اگر خدا کی نسبت بھی اس اقتباس کے سبب آپ فتوی

* اسکی مثالین ہزارون کلام ہین جو قران اور پہلی کتابون مین مشترک ہین ۔ پہلی کتابون مین وہ اور انبیا کے خطاب مین فرمائے گئے ہین ۔ قران مین آنحضرت کے خطاب مین نازل ہوئے ۔

کفر دیتے مین تو بتا دین کہ اس فتوی مین آپ کا پیشوا و مقتدا کون ہے اور کس کتاب فقہ چھوٹی یا موٹی نئی یا پُرانی مین لکھا ہے کہ اگر خدائے تعالےٰ اپنی کسی کلام مین اپنی دوسری کلام سے اقتباس کرے تو وہ بھی کافر ہو جاتا ہے اِسکا جواب آپ دین خواہ نہ دین ان الہامات مین آپ کی تجویز اقتباس اور اُسپر مقتبس کی تکفیر سے اتنا تو ثابت ہوا کہ آپ اِس کلام کو بعینہ قرآن سمجھتے ہین تب ہی اِسپر اقتباس کا اعتراض کرتے ہین - اِس سے ثابت ہوتا ہے کہ آپ کے نزدیک بھی وہ آیات مثل قران نہین عین قران ہین اور وہ اعتراض آپ کا بے سوچے بن سمجھے قلم سے نکل گیا ہے - اِس مقام مین پھر معترض کے فہم پر **افسوس** کرتا ہون اور زیادہ تر ان لوگون پر جو صاحب فہم وحواس کہلا کر معترض کے ایسے اعتراضونکو تسلیم کر لیتے ہین -

اور اگر برسبیل تنزل اور بطور فرض ان **آیات** ملہمہ کا **مثل قران** ہونا ہی **مان لین** تو بہی قران کا بے **مثل** ہونا **باطل نہین** ہوتا اور نہ اسکا دعوےٰ اعجاز و تحدی ٹوٹتا ہے - **یہان** اگر (بقول معترض) قرآن کی **مثل** پائی گئی ہے تو وہ خود خدائے تعالیٰ کی **طرف** سے ہے نہ کسی مخلوق (جن و انس) کی طرف سے - اور جس مثل قران کی خدائے تعالےٰ نے **نفی** کی ہے اور بناءً علیہ قران معجز و بے مثل کہلاتا ہے اور منکرین سے تحدی (طلب معارضہ و مقابلہ بالمثل) کرتا ہے اس سے **مخلوق** کی بنائی **ہوئی مثل** مراد ہے نہ وہ مثل جسکو خود خدا نازل کرے خدائے تعالےٰ نے جہان مثل کا مطالبہ کیا ہے وہان منکرین قران (جن و انسان) کو مخاطب کیا ہے چنانچہ مشرکین مکہ کو فرمایا ہے کہ تم کو قران کی

| وان کنتم فی ریب مما نزلنا علیٰ عبدنا فاتوا بسورة من مثله (بقره ع ۳) | منجانب اللہ نازل ہونے مین شک ہے تو تم کوئی سورت مثل قران بنا لاؤ - |
| --- | --- |

| دوسری آیت مین یون فرمایا ہے کہ اگر آدمی اور جن ملکر اس بات پر اتفاق کرین کہ اس قران کی مثل بنا لائین تو نہ لاسکین گے اگرچہ ایک دوسری | قل لئن اجتمعت الانس والجن علےٰ ان یاتوا بمثل ھذا القرآن لا یاتون بمثلہ ولو کان بعضھم لبعض ظھیرا (بنی اسرائیل ع) |
|---|---|

کا مددگار ہو جائے۔

ان آیات سے صاف ثابت ہوتا ہے کہ قران کی مثل مخلوق سے نہین بنائی جاتی نہ یہہ کہ خدا تعالے بھی اسکی مثل بنانے پر قادر نہین۔ بنا ر علیہ اگر آیات ملہمہ کو (جو خدا کی طرف سے مؤلف براہین احمدیہ پر نازل ہوئی مانی جاتی ہین) مثل قران بھی مان لیا جائے تو اس سے قران کا وہ دعوی کہ اس کی مثل بنانے پر جن وانس قادر نہین ہین اور وہ جن وانس کی بنائی ہوئی مثل نہین [illegible] باطل ہوتا ہے [illegible] اس مقام مین بھی پھر معترض کے فہم پر افسوس کرنے کا موقع ملا ہے اور زیادہ ان لوگون پر افسوس کرنیکا جو اہل علم کہلا کر معترض کی ایسی باتون مین اسکی تقلید کرتے ہین اور بے سوچے بن سمجھے ان باتون پر ایمان لاتے ہین اور اتنا نہین سوچتے کہ بہ شق فرض نزول آیات قرآن غیرنبی پر ان آیات کا نزول خدا کی طرف سے ہے۔ پھر اگر وہ مثل قران ہون بھی تو اس سے قرآن کا کیا نقصان ہے اور ایسی مثل قران کے نفی و محال ہونے پر عقلی یا نقلی کونسی دلیل قائم ہے۔

**استدلال فریق دوم** کا ایک جواب تمام ہوا کہ مولف کو ہرگز یہ دعوی نہین کہ آیات قرآن کا مورد نزول و مخاطب مین ہون اور نہ یہہ دعوئے ہے کہ جو کمالات انبیا مین پائے جاتے ہین وہ مجھہ مین متحقق ہین اور جن الہامات و کلمات مولف سے فریق دوم نے یہہ دعاوی نکالے ہین ان سے یہہ دعاوی ہرگز نہین

نکلتے۔ پھر انکی نسبت فریق دوم کا یہ گمان بد وظن فاسد کہ ان کو در پردہ پیغمبری کا دعویٰ ہے بہتان وافترا نہین تو کیا ہے؟

**دوسرا جواب** ہمنے بطور تنزل وفرض محال یہہ بھی مان لیا کہ جن باتون کی ہمنے جواب اول مین نفی کی ہے وہ مولف کی کلام سے ضرور نکلتی ہین اور جو کچھہ ہمنے انکے کلام کی تصحیح وتشریح مین کہا ہے وہ سب غلط ہے پھر بھی جو کچھہ اُن کے ذمے لگایا جاتا ہے اِن کے کلام کا مفہوم ولازم ہوگا اِسکو صریح منطوق کلام مولف توکوئی نہ کہہ سکیگا کیونکہ مولف نے صریح کہین نہین کہا کہ قران مجھہ پر نازل ہوا ہے اور نہ کہین صریح پیغمبری کا دعویٰ کیا ہے اور نہ یہہ صریح کہا ہے کہ جو کمالات انبیا مین پائے جاتے ہین وہ مجھہ مین پائے جاتے ہین یہ باتین فریق دوم کو انکے کلام سے مفہوم ہوئی ہین [illegible] مولف کے دعوی سے لازم آئی ہین۔ اور ظاہر ہے کہ **لازم مذہب عین مذہب نہین** ہوتا اور نہ **مفہوم کلام بمقابلہ منطوق لایق اعتبار** سمجھا جاتا ہے۔ یہ باتین کتب اسلام مین بطور اصول تسلیم کی گئی ہین۔ چنانچہ **حضرت شاہ ولی اللہ** رح نے **حجتہ اللہ البالغہ** مین اور امام **شعرانی** نے **یواقیت والجواہر** مین فرمایا ہے کہ لازم مذہب عین مذہب نہین ہوتا۔ اور عامہ کتب اصول مین مرقوم ہے کہ مفہوم بمقابلہ منطوق حجت نہین ہوتا۔ **پس جس حالت** مین مولف کی **صریح کلام** مین یہہ باتین کہ وہ ادنے امتی ہین اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم خاتم الانبیا ہین اور جو کچھہ مولف کو عطا ہوا ہے وہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی متابعت کا طفیل ہے اور اصل کمالات وبرکات آنحضرت مین ہین، مولف مین صرف انکا ظل

لازم المذهب ليس بمذهب (حجة الله البالغه) قال الكمال والصحيح ان لازم المذهب ليس بمذهب (يواقيت والجواهر)

(سایہ) ہے" پائی جاتی ہین تو اس منطوق کلام مولف کے مقابلے مین اُس **مفہوم کلام** مولف کا (جو صرف فریق دوم کے خیال مین آیا ہے) کیا اعتبار ہے - اور انکے قول کا لازم (بزعم فریق دوم) عین انکا قول و مذہب کیونکر ہو سکتا ہے؟

فریق دوم اور جو ان کا ہم خیال فریق اول سے ہو ہم کو اِس بات کا جواب دین اور ان اصول اہل اسلام کو جو ہمارے جواب کا مدار ہین غور سے سوچین -

اب ہمکو یہہ دکہانا باقی رہا کہ **مولف کی صریح کلام** مین وہ باتین کہان پائی جاتی ہین جو ہمنے اِس مفہوم کے مخالف اِن سے نقل کی ہین - اِسکے ثبوت مین ہم اصل کلام مولف انکی کتاب سے نقل کرتے ہین - آپ **بصفحہ ۲۴۲** کتاب براہین احمدیہ حاشیہ در حاشیہ نمبر ۱ مین چند الہامات جن مین آپکو بشارتین دی گئی ہین اور آپ کی بہت تعریف پائی جاتی ہے، نقل کرکے فرماتے ہین "اِس جگہہ یہہ وسوسہ دل مین نہین لانا چاہئے کہ کیونکر ایک **ادنی اُمّتی** (اپنے آپ کو کہتے ہین) ان رسول مقبول کے اسما یا صفات یا محامد مین شریک ہو سکے بلاشبہ یہ سچ بات ہے کہ **حقیقی طور پر کوئی نبی بھی آنحضرت کے کمالات قدسیہ**

---

بنہ: سرگروہ فریق اول سے تو امید نہین کہ وہ مفہوم ولازم قول مؤلف کو قول مؤلف قرار دین و بنا بر علیہ انکی تکفیر کرتے ہون کیونکہ وہ اِس اصل کو کہ "لازم مذہب عین مذہب نہین ہوتا" مانتے ہین - ایکدن از راہ فرط کرم مجہہ سے مخاطب ہو کر فرماتے تھے کہ "یہہ قاعدہ ہمنے تمسے اخذ کیا ہے" شاید ان کے شاگردون مین سے جو بن پڑے مجتہد ہین اِس مفہوم ولازم قول کو عین قول قرار دین اور بعید نہین کہ حضرت اعلے بھی اپنی اِس تسلیم کو بھول بیٹھے ہون - ایسا ہو تو وہ بھی اِس بات مین غور کرین اگر کسی وقت ہو سکے -

سے شریک مساوی نہین ہوسکتا - بلکہ تمام ملائکہ کو بھی اِس جگہہ برابری کے دم
مارنے کی جگہہ نہین (اِن الفاظ کو ناظرین غور سے پڑہین) چہ جائے کہ کسی اور کو آنحضرت
کے کمالات سے کچہہ نسبت ہو مگر اے طالبِ حق ارشدك الله تم متوجہ ہو کر اِسبات کو
سنو کہ خداوند کریم نے اِس غرض سے کہ تا ہمیشہ اِس رسول مقبول کی برکتین ظاہر ہون
اور تا ہمیشہ اِسکے نور اور اِس کی قبولیت کی کامل شعاعین مخالفین کو ملزم اور لاجواب
کرتی رہین اِس طرح پر اپنے کمال حکمت اور رحمت سے انتظام کر رکھا ہے کہ **بعض**
**افراد امت محمدیہ** کہ جو کمال عاجزی اور تذلّل سے **آنحضرت صلے اللہ علیہ**
**وسلم کی متابعت** اختیار کرتے ہین (یہہ الفاظ بھی غور و انصاف ناظرین کے طالب ہین)
اور خاکساری کے آستانے پر پڑکر بالکل اپنے نفس سے گئے گذرے ہوتے ہین -
خدا انکو فانی اور ایک مصفا شیشہ کی طرح پاکر اپنے رسول مقبولؐ کی برکتین انکے
وجود بے نمود کے ذریعے سے ظاہر کرتا ہے اور جو کچہہ منجانب اللہ انکی تعریف کیجاتی
ہے یا کچہہ آثار اور برکات اور آیات اُن سے ظہور پذیر ہوتی ہین حقیقت مین مرجع تام
اِن تمام تعریفون کا اور مصدر کامل اِن تمام تعریفون کا اور مصدر کامل اِن تمام
برکات کا رسولؐ کریم ہی ہوتا ہے **اور حقیقی اور کامل طور پر وہ تعریفین**
اُسی کے لائق ہوتی ہین (یہان بھی نظر انصاف ہو) اور وہی انکا مصداق اتم ہوتا
ہے مگر چونکہ متبع سنن آن سرور کائنات کا اپنے غائیت اتباع کی جہت سے **اُس**
**شخص نورانی** کے لئے کہ جو وجود باجود نبوی ہے **مثل ظل** کی ٹھہر جاتا ہے
(یہان بھی غور ہو) اِسلئے جو کچہہ اُس شخص مقدس مین انوار آلہیہ پیدا اور ہویدا
ہین اِسکے اِس ظل مین بھی نمایان اور ظاہر ہوتے ہین اور سایہ مین اِس تمام وضع
اور انداز کا ظاہر ہونا کہ جو اِسکی اصل مین ہے ایک ایسا امر ہے جو کسی پر پوشیدہ
نہین - ہان سایہ اپنی ذات مین قائم نہین اور حقیقی طور پر کوئی فضیلت اِسمین

موجود نہین بلکہ جو کچھ اُسمین موجود ہے وہ اِسکے شخص اصلی کی ایک تصویر ہے
جو اسمین نمودار اور نمایان ہے - پس لازم ہے کہ آپ یا کوئی دوسرے صاحب
اِس بات کو حالت نقصان نہ خیال کرین کیونکہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے
انوار باطنی انکی اُمّت کے کامل متبعین کو پہونچ جاتے ہین اور سمجھنا چاہیے
کہ اِس انعکاس انوار سے کہ جو بطریق افاضہ دائمی نفوس صافیہ اُمّت محمدیہ
پر ہوتا ہے - دو بزرگ امر پیدا ہوتے ہین - ایک تو یہہ کہ اِس سے آنحضرت
صلے اللہ علیہ وسلم کی بدرجہ غایت کمالیت ظاہر ہوتی ہے (یہہ بھی لایق غور ہے)
کیونکہ جس چراغ سے دوسرا چراغ روشن ہوسکتا ہے وہ ایسے چراغ سے بہتر ہے
جس سے دوسرا چراغ روشن نہو سکے - دوسرے اِس اُمّت کی کمالیت اور دوسری
متون پر اسکی فضیلت اِس افاضہ دائمی سے ایسی ثابت ہوتی ہے (یہ بھی طالب توجہ
ناظرین ہے) اور حقیقت دین اسلام کا ثبوت ہمیشہ تر و تازہ ہوتا رہتا ہے -
صرف یہی بات نہین ہوتی کہ گذشتہ زمانے پر حوالہ* دیا جائے اور یہہ ایک
ایسا امر ہے کہ جس سے قرآن شریف کی حقانیت کے انوار آفتاب کی طرح ظاہر
ہو جاتے ہین اور دین اسلام کے مخالفون پر حجت اسلام پوری ہوتی ہے اور
معاندین اسلام کی ذلّت اور رسوائی اور روسیاہی کامل طور پر کھُل جاتی ہے

*یہ حوالہ زمانہ گزشتہ کا اقوام غیر مین بہی موجود ہی - وہ اپنی بزرگون اور پیشواون کی کرامات
وخرق عادات اسقدر بیان کرتی ہین کہ وہ ہماری بزرگون کی معجزات وکرامات سے کم نہین
اور اگر ہم بقواعد نقل انکو جھوٹا ٹھیراوین تو وہ ہمکو جھوٹا ٹھیراتے ہین ہم مین انمین تمیز اور ہمارا
غلبہ وصدق ایسے عام فہم دلایل سے نہین ہوسکتا جسکو کم عقل وکم فہم اور عام
لوگ بلا اشتباہ سمجھہ سکین - اخر تجربہ و مشاہدہ دم نقد کرا دیتے ہی سے
(جسکا مولف کو دعوے ہے) اُنکا منھہ بند ہوتا ہے - ایڈیٹر

کیونکہ وہ اسلام مین وہ برکتین اور وہ نور دیکھتے ہین جنکی نظیر کو وہ اپنی قوم کے پادریون
اور پنڈتون وغیرہ مین ثابت نہین کر سکتے فتدبر ایہا الصادق فی الطلب
ایدک اللہ فی طلبک

اس جگہ بعض خامون کے دلون مین یہ وہم بھی گذرتا ہے کہ اس مندرجہ
بالا الہامی عبارت مین کیون ایک مسلمان کی تعریفین لکھی ہین سو سمجھنا چاہیئے کہ
ان تعریفون سے دو بزرگ فائدے متصور ہین۔ جنکو حکیم مطلق نے خلق اللہ کی
بھلائی کے لئے مدنظر رکھکر ان تعریفون کو بیان فرمایا ہے ایک یہہ کہ تا نبی متبوع کی
متابعت کی تاثیرین معلوم ہون اور تا عامہ خلائق پر واضح ہو کہ حضرت خاتم
الانبیا صلے اللہ علیہ وسلم کی کس قدر شان بزرگ ہے (یہ بھی غور سے ملاحظہ طلب
ہے کہ اس آفتاب صداقت کی کیسی اعلیٰ درجہ کی روشن تاثیرین ہین جس کا
اتباع کسی کو مومن کامل بناتا ہے کسی کو عارف کے درجے تک پہنچاتا ہے
کسی کو آیۃ اللہ اور حجۃ اللہ کا مرتبہ عنایت فرماتا ہے۔ اور محامد الٰہیہ کا
مورد ٹھیراتا ہے۔

دوسرے یہ فائدہ کہ نئے مستفیض کی تعریف کرنے مین بہت سے اندرونی بدعات
اور مفاسد کی اصلاح متصور ہے کیونکہ جس حالت مین اکثر جاہلون نے گذشتہ اولیا
اور صالحین پر صدہا اس قسم کی تہمتین لگا رکھی ہین کہ گویا انہون نے آپ یہہ فہمایش
کی تھی کہ ہم کو خدا کا شریک ٹھیراؤ اور ہم سے مرادین مانگو اور ہم کو خدا کی طرح قادر
اور متصرف فی الکائنات سمجھو تو اس صورت مین اگر کوئی نیا مصلح ایسی تعریفون
سے عزت یاب نہ ہو کہ جو تعریفین انکو اپنے پیرون کی نسبت ذہن نشین ہین
تب تک وعظ اور پند اُس مصلح جدید کا بہت ہی کم موثر ہوگا کیونکہ وہ لوگ ضرور
دل مین کہین گے کہ یہہ حقیر آدمی ہمارے پیرون کی شان بزرگ کو کب

پہنچ سکتا ہے اور جب خود ہمارے بڑے پیرون نے مرادین دینے کا وعدہ دے رکھا ہے تو یہہ کون ہے اور اسکی کیا حیثیت اور کیا بضاعت اور کیا رتبت اور کیا منزلت تا اُن کو چھوڑ کر اسکی سنین سو یہہ دو فائدے بزرگ ہین جنکی وجہ سے اِس مولے کریم نے کہ جو سب عزتون اور تعریفون کا مالک ہے اپنے ایک عاجز بندے اور مشت خاک کی تعریفین کی ورنہ درحقیقت ناچیز خاک کی کیا تعریف۔ سب تعریفین اور تمام نیکیان اسی ایک کی طرف راجع ہین کہ جو رب العالمین اور حی القیوم ہے اور جب خداوند تعالے عز اسمہ بصلحت مذکورہ بالاکی غرض سے کسی بندے کی جسکے ہاتھ پر خلق اللہ کی اصلاح منظور ہے کچھہ تعریف کرے تو اس بندے پر لازم ہے کہ اِس تعریف کو خلق اللہ کی نفع رسانی کی نیت سے اچھی طرح مشتہر* کرے [illegible] کہ عوام الناس [illegible] ہے - عوام الناس تو جیسا انکا مادہ اور انکی سمجھہ ہے ضرور کچھہ نہ کچھہ بکواس کرینگے کیونکہ بدظنی اور بداندیشی کرنا عوام الناس کی قدیم سے فطرت چلی آتی ہے اب کسی زمانہ مین کب بدل سکتی ہے مگر درحقیقت یہہ تعریفین عوام کے حق مین موجب بہبودی ہین اور گو ابتدا مین عوام الناس کو وہ تعریفین مکروہ اور کچھہ افترا سے معلوم ہون لیکن انجام کار خداے تعالے انپر حق الامر کھول دیتا ہے اور جب اِس ضعیف بندے کا حق بجانب ہونا اور مؤید من اللہ ہونا عوام پر کھل جاتا ہے تو وہ تمام تعریفین ایسے شخص کی جو میدان جنگ مین کھڑا ہے ایک فتح عظیم کا موجب ہو جاتی ہین - اور ایک عجب

* اسمین مخالفین کے اِس اعتراض کا کہ مولف اپنے الہامات وکرامات ظاہر کیون کرتا ہے" جواب ہے - یہہ لوگ اتنا نہین سمجھتے کہ بغرض صدق الہامات اِن الہامات کا اظہار ملہم پر بحکم فاما بنعمة ربك فحدث واجب ہے - اگر یہہ اظہار عیب ہوتا تو اُس عیب سے بچنے کے اول مستحق آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم تھے جنہون نے اپنے فضائل صدہا خود بیان کئے ہین (ایڈیٹر)

شہید اگر کے خدا کے گم گشتہ بندون کو اسکی توحید اور تفرید کی طرف کھینچ لاتے ہین
اور اگر تھوڑے دن بھی اور ملامت کا موجب ٹھہرین توان ٹھٹھون اور ملامتون کا
برداشت کرنا خادم دین کے لئے عین سعادت اور فخر ہے - والذین یبلغون
رسالات ربھم لایخافون لومۃ لائم - اور آپ نے **بصفحہ ۴۹۶** حاشیہ در
حاشیہ نمبر ۳ مین الہام یا آدم اسکن انت وزوجک الجنۃ معہ دوفقرہ ہم معنی
اس الہام کے جو بہ صفحہ ۲۰۰ منقول ہوئے نقل کر کے اسکے اخیر مین یہہ فقرہ الہامی
نقل کیا ہے نفخت فیک من لدنی روح الصدق پہر اسکے ترجمہ کے بعد فرمایا
ہے - اس آیت مین بھی روحانی آدم مین بلا توسط اسباب ظاہریہ نفخ روح ہوتا
ہے اور یہ نفخ روح **حقیقی طور پر انبیا علیہم السلام** سے خاص ہے اور پھر
بطور تبعیت اور وراثت کے بعض افراد خاص امت محمدیہ کو یہ نعمت
عطا کیجاتی ہے (یہہ بھی لائق توجہ ناظرین ہے) اور آپ نے **بصفحہ ۴۸۷** حاشیہ در
حاشیہ نمبر ۳ مین یہہ الہام کہ مین تجھہ سے راضی ہون اور تجھے بلند کرونگا نقل
کر کے فرمایا ہے اور ان کلمات کا حاصل مطلب تلطفات اور برکات آلہیہ ہین جو
حضرت **خیر الرسل کی متابعت** کی برکت سے ہر ایک کامل مومن کے شامل
حال ہوجاتے ہین اور حقیقی طور پر مصداق ان سب عنایات کا آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم ہین اور دوسرے سب **طفیلی ہین** اور اسبات کو ہر جگہہ یاد رکھنا چاہئے
کہ ہر یک مدح وثنا جو کسی مومن کے الہامات مین کیجاسے وہ حقیقی طور پر آنحضرت ص
کی مدح ہوتی ہے اور وہ مومن بقدر اپنی متابعت کے اس مدح سے حصہ حاصل
کرتا ہے اور وہ بھی محض خدا سے تعالے کے لطف اور احسان سے نہ کسی اپنی لیاقت
اور خوبی سے اور **بصفحہ ۵۲۱** حاشیہ در حاشیہ نمبر ۳ مین یہہ الہام کہ مین نے تجھکو
تیرے وقت کے تمام عالمون پر فضیلت دی ہے نقل کر کے فرمایا - اس جگہہ جاننا چاہئے کہ

یہہ تفضیل طفیلی اور جزوی ہے۔ یعنی جو شخص حضرت خاتم الانبیا صلے اللہ علیہ وسلم کی کامل طور پر **متابعت** کرتا ہے اسکا مرتبہ خدا کے نزدیک اسکے تمام تمام ہمعصرون سے برتر و اعلے ہے پس حقیقی اور کلی طور پر تمام فضیلتین حضرت خاتم الانبیا کو جناب احدیت کی طرف سے ثابت ہین اور وہ سب تمام لوگ اسکی متابعت اور اسکی محبت کی طفیل سے متابعت و محبت علی قدر مراتب پاتے ہین فما اعظم شانہ کمالہ اللھم صل علیہ و آلہ اور **صفحہ ۵۵۸** حاشیہ در حاشیہ نمبر ۴ اِس مضمون کے الہامات کر تو خدا کا دوست ہے خلیل اللہ اسد اللہ ہے محمد پر درود بہیج وغیرہ وغیرہ نقل کرکے فرمایا ہے یعنی یہ اسی نبی کریم کی **متابعت** کا نتیجہ ہے۔



یہہ حواشی کتاب براہین پر کلام ہے۔ اور اصل کتاب مین آپ نے ایک خاص تمہید (ہشتم) مین ثابت کیا ہے کہ جو امر خارق عادت اولیاء اللہ سے (جن مین وہ اپنے آپ کو بھی داخل سمجھتے ہین) صادر ہوتا ہے وہ اُسی نبی متبوع کا معجزہ ہوتا ہے جسکی وہ اُمت ہین۔ پہر اسکو تفصیل و دلیل سے ثابت کیا ہے۔

اور اُس **اشتہار** مین جسکی آپ نے بیس ہزار کاپی چہپوا کر ہند و انگلنڈ مین شائع کرنی چاہی ہے آپ نے یہہ فرمایا ہے اُس کتاب مین دین اسلام کی سچائی کو دو طرح پر ثابت کیا گیا ہے **اوّل** تین سو مضبوط اور قوی دلائل عقلیہ سے جن کی شان و شوکت و قدر و منزلت اِس سے ظاہر ہے کہ اگر کوئی مخالف اسلام اِن دلائل کو توڑ دے تو اس کو دس ہزار روپیہ دینے کا اشتہار ہوا ہے۔ اگر کوئی چاہے تو اپنی تسلی کے لئے عدالت مین رجسٹری بھی کرا لے **دوم** اُن آسمانی نشانون سے کہ جو سچے دین کی کامل سچائی ثابت ہونے کے لئے ازبس ضروری ہین۔ **اِس امر دوم** مین مؤلف نے اِس غرض سے کہ سچائی دین اسلام کی آفتاب کی طرح روشن ہو جائے

۹۵

تین قسم کے نشان ثابت کرکے دکہائے ہین اوّل وہ نشان کہ جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانے مین مخالفین نے خود حضرت ممدوح کے ہاتھ سے اور آنجناب کی دعا اور توجہ اور برکت سے ظاہر ہوتے دیکھے جنکو مؤلف یعنی خاکسار نے تاریخی طور پر ایک اعلی درجہ کے ثبوت سے مخصوص وممتاز کرکے درج کتاب کیا ہے۔
دوم وہ نشان کہ جو خود قرآن شریف کی ذات بابرکات مین دائمی اور ابدی اور بے مثل طور پر پائے جاتے ہین جنکو راقم نے بیان شافی اور کافی سے ہر ایک عام وخاص پر کہولدیا ہے۔ اور کسی نوع کا عذر کسی کے لئے باقی نہین رکہا سوم وہ نشان کہ جو کتاب اللہ کی پیروی اور متابعت رسول برحق سے کسی شخص تابع کو بطور وراثت ملتی ہین جنکے اثبات مین اس بندہ درگاہ خدا نے بفضل خداوند حضرت قادر مطلق یہی ثبوت دکہایا ہے کہ بہت سے سچے الہامات اور خوارق اور کرامات اور اخبار غیبیہ اور اسرار لدنیہ اور کشوف صادقہ اور دعائین قبول شدہ کہ جو خود اس خادم دین سے صادر ہوتی ہین اور جنکی صداقت پر بہت سے مخالفین مذہب (آریہ وغیرہ) بشہادت رویت گواہ ہین کتاب موصوف مین درج کئے ہین اور مصنّف کو اسبات کا بھی علم دیا گیا ہے کہ وہ مجدد وقت ہے اور روحانی طور پر اسکے کمالات مسیح بن مریم کے کمالات سے مشابہ ہین اور ایک کو دوسرے سے بشدّت مناسبت ومشابہت ہے اور اسکو خواص انبیا ورسل کے نمونے پر محض بہ برکت متابعت حضرت خیر البشر وافضل الرسل صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ان بہتون پر اکابر اولیا سے فضیلت دی گئی ہے کہ جو اس سے پہلے گذر چکے ہین اور اسکے قدم بقدم* چلنا موجب نجات وسعادت وبرکت اور اسکے برخلاف چلنا موجب بُعد و

کمالات

* اس فقرہ کا مطلب نمبر۷ کے صفحہ ۲۱۹ مین گزرا۔

حرمان ہے"۔ یہہ سب ثبوت کتاب براہین احمدیہ کے پڑہنے سے کہ منجملہ تین سو جزو کے قریب، ۳۷ جزو کے چھپ چکی ہے۔ ظاہر ہوتے ہین اور طالب حق کے لئے خود مصنف پوری پوری تسلی و تشفی کرنے کو ہر وقت مستعد اور حاضر ہے۔ و ذلک فضل اللہ یوتیہ من یشاء و لا فخر والسلام علی من اتبع الھدیٰ"۔

ان **تصریحات** و عبارات کے علاوہ آپ کی کتاب کا کوئی ورق و صفحہ بلکہ سطر و لفظ ایسا نہین ہے جس سے نبوت محمدی اور حقانیت قرآن کا ثبوت مقصود نہ ہو۔ جن لوگون نے کتاب نہین دیکھی اور بن دیکھے آپ پر دعویٰ پیغمبری کا بہتان باندھا ہے وہ آپ کی کتاب کا پورا نام (البراہین الاحمدیہ علی حقیقۃ کتاب اللہ القرآن والنبوۃ المحمدیۃ) ہی کسی سے سنین تو انکو اپنے گمان کا بہتان ہونا ثابت ہو جائے اور بخوبی معلوم ہو کہ اس کتاب کی تصنیف سے مؤلف کا مقصود یہی ہے کہ قرآن خدا کا کلام برحق اور آنحضرت اُس کے رسولؐ ہین جس کے ساتھ دعوے نبوت کا امکان نہین رہتا۔

**اسکے** سوا مؤلف کا شبانروزی **عمل و قول** دیکھنا چاہیے کہ وہ کلمہ کس نبی کا پڑہتے ہین۔ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کہتے ہین یا لا الہ الا اللہ غلام احمد نبی اللہ **نماز** کس دین کے مطابق پڑہتے ہین منہ کس **قبلے** کی طرف کرتے ہین حلال حرام وغیرہ احکام مین کس **کتاب** کے پابند ہین۔ اپنے الہامات و کرامات سے کیا **نتیجہ** نکالتے ہین۔ اُن سے اپنی نبوت ثابت کرتے ہین یا آنحضرت کی نبوت عام لوگون کو (جن مین بڑے بڑے پادری پنڈت برہمو آریہ راجگان و سرداران غیر مذہب داخل ہین) جو بڑے

مبارزانہ وبہادرانہ تحدی سے دعوت کرتے ہین تو کس مذہب کی دعوت کرتے ہین مذہب اسلام کی یا اپنے مذہب احمدی یا میرزائی کی۔

اِن تصریحات و دلائل سے کس وناکس کو بشرطیکہ اسکا دل تعصب و نفسانیت سے سیاہ نہ ہوگیا ہو یقین ہوگا کہ انکو اپنی نبوت کا ہرگز ہرگز دعوی نہین انکے ہر ایک دعوی وکارروائی کا اصل اصول اثبات نبوت محمدیہ ہے وبس۔ اِس صریح منطوق کے مقابلے مین بعض الہامات وکلمات کے مفہوم کا (اگر وہ اِن کلمات کا مفہوم ہے اور اِس سے بزعم مخالف دعوی نبوت نکلتا ہے) کیا اعتبار ہے وبنا رعلیہ ایک مسلمان مخر اسلام کی تکفیر کیونکر جائز ہے خصوصاً ایسی حالت مین کہ اِن الہامات وکلمات کے صحیح معنی بہی (جو جواب اوّل مین بہ تفصیل بیان ہوچکے ہین اور اُن سے مؤلف کا دعوی نبوت مفہوم نہین ہوتا وبنا رعلیہ اسکا اسلام باقی رہتا ہے) ہو سکتے ہین اور فقہاء متکلمین کتب فقہ و کلام مین صاف تصریح کرچکے ہین کہ جب تک کسی کلام کے معنی موافق اسلام ہوسکین اسکے قائل کی تکفیر بعض معانی کفریہ کی نظر سے جائز نہین۔ حتے کہ بعض کتابون مین یہہ بہی لکھا ہے کہ اگر ایک کلام کے ننانوے وجہ کفر ہون اور ایک وجہ اسلام تو بہ نظر اُس وجہ اسلام کے اسکے قائل کو مسلمان کہنا لازم ہے بہ نظر ان وجوہ کفر کے کافر بنانا جائز نہین۔

> ونقل صاحب المضمرات عن الذخیرۃ ان فی المسئلۃ اذا کان وجوہ یوجب التکفیر ووجہ واحد یمنع التکفیر فعلی المفتی ان یمیل الی الذی یمنع التکفیر تحسینا للظن بالمسلم
> (شرح فقہ اکبر ملا علی قاری حنفی)

اِحیاء شاہوری صفحہ ۱۵۸ ایضاً صفحہ ۱۴۳

وجہ استدلال فریق دوم کا جواب دوم بہی تمام ہوا۔ اب دونون

فریق کے مشترک اعتراضات کا جواب دیا جاتا ہے وباللہ التوفیق۔

## اعتراض اوّل کا جواب

**اس اعتراض کا ماحصل** یہہ ہے کہ اِن الہامات مین بعض غلطیان ہین۔ جن سے الہام ھذی الیک بجذع النخل مین مؤلف کا بصیغہ تانیث خطاب اور الہام یا مریم اسکن انت وزوجک الجنۃ مین مریم علیہا السلام کا صیغہ تذکیر سے خطاب

**الجواب** پہلے الہام مین غلطی کا دعوے محض افترا ہے۔ کتاب مین لفظ ھذی یا ی سے جو صیغہ تانیث ہے کہین نہین اسمین بصفحہ ۲۲۶ لفظ ھز بحذف یا ہے اور الہام یا مریم اسکن انت وزوجک الجنۃ مین لفظ مریم سے مولف مراد ہے جسکو ایک روحانی مناسبت کے سبب [illegible] مریم علیہا السلام بلا شوہر حامل ہوی ہین۔ چنانچہ ظاہر قرآن کی دلالت ہے۔ اور انجیل مین تو اسپر صاف تصریح ہے (دیکھو اشاعۃ السنۃ نمبر ۲ و ۳ جلد ۴) ایسے ہی مولف براہین بلا تربیت وصحبت کسی پیر فقیر ولی مرشد کے ربوبیت غیبی سے تربیت پاکر مورد الہامات غیبیہ وعلوم لدنیہ ہوئے ہین۔ اس تشبیہ کی ایک ادنی مثال نظامی کا یہہ شعر ہے جسمین اُنہون نے اپنی طبیعت کو مریم سے تشبیہ دی ہے۔

ضمیرم نہ زن بلکہ آتش زن ست ٭ کہ مریم صفت بکر آبستن ست

اس صورت مین مریم کا خطاب بصیغہ تذکیر محل٭ اعتراض نہین اور اسکے لئے زوج کا اثبات بھی مستبعد نہین اور یہان تو زوج سے مولف کی اتباع ورفقاء مراد ہین (دیکھو صفحہ ۲۰۰ رسالہ ہذا)

٭ کسی کو یہ شبہ نہ گذرے کہ برعایت لفظ مریم لفظ اسکن کو مؤنث کیون نہ کیا گیا۔ اسلیے کہ لفظ مریم مین تانیث لفظی نہین۔ تاکہ لفظ کی رعایت ہوتی۔ معنوی تانیث تھی جو اس مقام مین مولف کی مراد ہونے سے نہ رہی۔

# اعتراض دوم کا جواب

اس اعتراض کا ماحصل یہہ ہے کہ بعض الہامات انگریزی زبان مین ہوئے ہین جکا پڑھنا بولنا کفر ہے پہر اسمین الہام وخطاب کیونکر ممکن ہے۔

الجواب۔ انگریزی کے پڑہنے بولنے کو کفر کہنا انہی لوگون کا کام ہے جنکا دل ودماغ کفر کا خزانہ یا سانچہ یا میشین (یعنی کل) ہے یا اُنہون نے کفر کا ٹہیکہ لے رکھا ہے پس وہ جسکو چاہتے ہین کافر بنا دیتے ہین۔ دین اسلام مین تو اس حکم کفر کا کہین پتہ ونشان نہین نہ کتاب وسُنت مین اسپر کہین شہادت پائی جاتی ہے نہ تصانیف علماء امت مین مؤلف نے براہین احمدیہ کے صفحہ ۵۰۹ مین خود بہی ثابت کر دیا ہے کہ زبانین (انگریزی ہون خواہ ہندی خواہ عربی ہون خواہ فارسی) سبہی خدا کی تعلیم سے ہین اور اشاعۃ السنۃ نمبر ۶ جلد ۵ مین اس مسئلے کی قران وحدیث سے کافی تحقیق ہوچکی ہے جو نظارہ ناظرین کے لائق ہے پس اگر کسی زبان کے بولنے پڑہنے پر فتوی کفر لگایا جاے تو یہ فتوی کفر خداے تعالے کی طرف عائد ہوتا ہے۔ یہ کفر (بقول ان جہلا مکفرین کے) خدا ہی نے لوگون کو خود سکہلایا ہے۔ اور اس کفر کی استعمال پر لوگون کو مضطر ومجبور کر دیا۔

بالفعل ہم اس اعتراض کے جواب مین اس سے زیادہ کچہہ کہنا نہین چاہتے خصوصً معترض شہادت کتاب وسنت واقوال علماء امت سے یہہ ثابت کر دین گے کہ انگریزی کا بولنا پڑہنا کفر ہے اور یہہ زبان خدا کی سکہائی ہوئی نہین تو اس وقت اسکے جواب مین کچہہ اور بھی کہین گے اسوقت تک تو ہم اس اعتراض کو لائق خطاب ومستحق جواب نہین سمجہتے۔

ہان بجاے اس اعتراض کے اگر یہان یہہ سوال کیا جائے کہ باوجودیکہ

مؤلف براہین احمدیہ کی مادری زبان ہندی ہے اور مذہبی وعلمی زبان عربی اور صرف علمی واستعمالی فارسی **انگریزی** نہ انکی مادری زبان ہے نہ مذہبی نہ علمی نہ اس زبان سے ان کو کسی قسم کی واقفی ہے پھر انکو انگریزی مین **کیون الہام** ہوتے ہین اور اسکا سر و فایدہ کیا ہے تو یہہ سوال لایق خطاب و مستحق جواب ہے اور اسکا **جواب** یہہ ہے کہ اس زبان مین (جس سے مؤلف کی زبان - کان - دل - خیال کسیکو آشنائی نہ تھی ) مولف کو الہام ہوتے ہین ایک **فائدہ** دسر تو یہہ ہے کہ اسمین سامعین ومخاطبین کو مولف کی طبیعت یا خیال کی بناوٹ کا احتمال وگمان نہو - ہندی فارسی - عربی (جو انکی مادری ومذہبی وعلمی زبانین ہین ) کے الہامات مین یہہ بھی احتمال اور متردوین کو خیال پیدا ہو سکتا ہے کہ یہ الہامات مولف نے خود عمداً بنالئے ہین یا [illegible] خیال [illegible] حالت خواب مین [illegible] دماغ وخیال نے گھڑ لیے ہین - اس گھڑت وبناوٹ کا خیال الہامات انگریزی مین (جس سے صاحب الہام کی زبان - کان - دل وخیال کو کسی قسم کا تعلق نہین ) کوئی نہین کر سکتا کیونکہ طبیعت وخیال کو اسی چیز تک رسائی ہوتی ہے جس سے اُسکو کسی وجہ سے تعلق ہو - ہندی نژاد (جو عربی سے محض ناآشنا ہو ) کا خیال عربی نہین بنا سکتا جیسے مچھلی اُڑ نہین سکتی - اور چڑیا تیر نہین سکتی -

**شاید امرت سری** معترضین ومنکرین جو اہل حدیث کہلا کر حدیث کے نام کو بدنام کر رہے ہین - یہہ **اعتراض** کرین کہ انگریزی زبان کے الہام مین طبیعت یا خیال کی بناوٹ کا احتمال نہین تو یہہ احتمال تو ہے کہ یہہ انگریزی الہام شیطان کی طرف سے ہو جو انگریزی عربی فارسی ہندی وغیرہ سبھی زبانین جانتا ہے - اور جو اسمین غیب کی باتین اور پیشین گوئیان ہین وہ شیطان نے آسمان سے چھپ کر سُن لے ہون کذلک قال الذین من قبلہم مثل قولہم تشابہت قلوبہم پہلے مشرکین عرب نے آن حضرت کے الہامات عربی کی نسبت کہی تھی پس جو اسکا

جواب خدا ے تعالے نے آنحضرت کی طرف سے دیا ہے وہی ہم اس مقام مین مولف براہین کیطرف سے دے سکتے ہین

**الجواب** سورۃ شعرا مین اللہ تعالی نے مشرکین کی اسی بات کی جواب مین فرمایا ہے کہ اس قران کو شیطانون نے نہین اتارا اور نہ انکو یہ طاقت ہے وہ تو آسمانون کی خبرین سننے سے آگ کے شعلون کے

وما تنزلت به الشياطين وما ينبغي لهم وما يستطيعون انهم عن السمع لمغرولون هل انبئكم على من تنزل الشاطين تنزل على كل افاك اثيم يلقون السمع واكثرهم كاذبون (شعرا ع)

ساتھ (اب) روکے جاتے ہین۔ ہم تمہین بتا دین شیطان کن لوگون پر اترتے ہین۔ وہ بڑے جھوٹے گنہگارون پر اُترتے ہین اور انکو وہ جو کچھہ چوری سے (انگار پہنچنے سے پہلے) سن پاتے ہین پہنچاتے ہین۔ وہ اکثر باتون مین جھوٹے نکلتے ہین۔

**اس جواب** کا ماحصل (چنانچہ بیضاوی و امام رازی نے بیان کیا ہے) یہہ ہے کہ قرآن جو آنحضرت پر نازل ہوا ہے دو وجہ سے القاے شیطانی نہین ہوسکتا۔ **اوّل یہہ** کہ جن لوگون کے پاس شیطان اُترتے ہین وہ اپنے افعال و اعمال مین شیطانون کے دوست اور بہائی ہوتے ہین بڑے گنہگار اور بڑے جھوٹے۔ اور یہہ باتین آنحضرت صلعم مین پائے نہین جاتین وہ تو شیطان کے دشمن ہین اور اُسکو لعنت کرنیوالے جھوٹ اور گناہون سے مجتنب اور ان سے منع کرنیوالے **دوم** وہ باتین جو شیطان لاتے ہین اکثر جھوٹی نکلتی ہین اور آنحضرت کے قرآن کی ایک بات بھی جھوٹی نہین۔

یہی **جواب** ہم الہامات مولف براہین کی طرف سے دے سکتے اور یون کہہ سکتے ہین کہ شیطان اپنے ان دوستون کے پاس آتے ہین اور اُن کو (انگریزی خواہ عربی مین) کچھہ پہنچاتے ہین جو شیطان کی مثل فاسق و بدکار اور جھوٹے و دکاندار ہین

اور مولف براہین احمدیہ مخالف و موافق کے تجربے اور مشاہدے کے روسے (واللہ حسیبہ) شریعت محمدیہ پر قائم و پرہیزگار اور صداقت شعار ہین اور نیز شیطانی القا اکثر جھوٹ نکلتے ہین اور الہامات مولف براہین سے (انگریزی مین ہون خواہ ہندی وعربی وغیرہ) آجتک ایک بھی جھوٹ نہین نکلا (چنانچہ اُنکے مشاہدہ کرنے والون کا بیان ہر گو ہمکو ذاتی تجربہ نہین ہوا) پہر وہ القا شیطانی کیونکر ہو سکتا ہے - کیا کسی مسلمان متبع قرآن کے نزدیک شیطان کو بھی یہہ قوت قدسی ہے کہ وہ ابنیا و ملائکہ کی طرح خدا کی طرف سے مغیبات پر اطلاع پائے اور اسکی کوئی خبر غیب صدق سے خالی نہ جائے حاشا و کلا -

شاید یہان ہمارے معترض یہان مولف براہین احمدیہ کے ساتھ ہم کو بھی ملا دین اور ہم پر بھی [illegible] کفر لگا دین کہ ریویو براہین [illegible] جواب مین مولف براہین کو انحضرت سے ملایا گیا ہے اور انکے الہامات کو وحی نبوی کی مانند تصرف شیطانی سے معصوم ٹھہرایا گیا ہے - لیکن مین انکے فتوے کفر سے نہین ڈرتا کیونکہ مین خود اُن پر فتوی کفر لگا سکتا ہون - جو انکے پاس آریا سانچا یا مشین تکفیر ہے وہ مین بھی کہین سے مستعار لیکر کام چلا سکتا ہون - ہان انکی بات کا یہہ جواب دیتا ہون کہ مولف براہین احمدیہ (جبکہ اسکے الہامات صادق ہون اور ولایت مسلم) یا اور اولیاء امت محمدیہ اپنے الہامات مین نبیون کی مثل معصوم نہین تو محفوظ تو ہو سکتے ہین خصوصاً ان الہامات مین جو قرآن اور دین اسلام کے موافق اور موید ہون - ان الہامات مین حفاظت کا حصہ وہ بطور ورثہ بحکم العلماء ورثة الانبیاء عصمت ابنیا سے پاتے ہین - ان مین اُن مین فرق یہہ ہے کہ انبیاء علیہم السلام عموماً (یعنی اپنے ہر ایک الہام مین) معصوم ہوتے ہین اور اولیاء خصوصاً ان الہامات مین جو شرع نبی کے مخالف نہون) اور ان الہامات پر وہ قائم و ثابت ہی ہون محفوظ ہوتے ہین - انبیا کے الہامات کی عامہ خلایق کو پابندی واجب ہے